جناب قاضی محمد طارق محمود صاحب

آداب تلاوت قرآن مجید

قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلامی تعلیمات کا سرچشمہ، اسلامی قانون کا ماخذ، مختصر مگر جامع اور روحانی فیوض وبرکات کا منبع ومخزن ہے۔ بقول علامہ شاطبی کے "قرآن مختصر ہونے کے باوجود جامع ہے اور یہ جامعیت اس وقت ہوسکتی ہے جبکہ اس میں کلیات بیان ہوئے ہوں۔ (الموافقات جلد سوئم صفحہ نمبر ۳۶۷)

قرآن کلام اللہ ہے یہ کتاب ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ " ذلک الکتب لاریب فیہ " قرآن نسخہ کیمیا ہے جو انسانوں کی مادی روحانی امراض کا مداوا کرتا ہے۔ ابن رشد کے بیان کے مطابق قرآن پاک بیک وقت کتاب عقائد بھی ہے اور مجموعہ قوانین بھی۔ نیز کوئی دوسری آسمانی کتاب اس وصف میں قرآن مجید کی سہیم وشریک نہیں ہوسکتی۔ (تاریخ فقہ اسلامی صفحہ ۲۰ محمد یوسف موسیٰ)

یہ تمام اسلامی کتب سے افضل وبرتر کتاب ہے دنیا بھر کی الہامی اور مقدس کتابوں میں یہ شرف اور امتیاز صرف قرآن پاک کو ہی حاصل ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں بنی نوع انسان کی رہنمائی و رہبری کرتا اور اسے سیدھا راستہ دکھاتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان هذا القرآن يهدي للتي هي اقوم" (بنی اسرائیل [illegible])

ترجمہ:۔ (بلاشبہ یہ قرآن ایسے طریقے کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے۔ (یعنی اسلام) جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات ابدی ہے اس کا کلام بھی ابدی ہے، جس طرح ذات باری تعالیٰ بے مثل وبے مثال ہے۔ "لیس کمثلہ شئ" اس کا کلام بھی بے مثل وبے مثال ہے۔ اسی طرح یہ وہ بے مثل منفرد الہامی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریمؐ پر بذریعہ وحی انسانوں کی رشدوہدایت کیلئے عربی زبان میں نازل فرمائی۔ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۲) میں ہے ارشاد ہوتا ہے:" انا انزلنہ قرءٰنا عربیاً رملکم تعقلون " ترجمہ:۔ (ہم نے اس کو اتارہ ہے قرآن عربی (زبان کا) تاکہ تم سمجھو"

مختلف ادوار میں قرآن پاک سے پہلے جتنے بھی آسمانی صحائف بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے انبیاء کرامؑ پہ نازل ہوئے وہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تغیرو تبدل (یعنی تحریف) کا شکار ہوئے گیا

یہ صرف قرآن پاک کی ہی عظمت ہے کہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لئے ہوئے ہے۔ (سورۃ الحجر آیت نمبر ۹ میں ارشاد الٰہی ہے)۔" انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون "

ترجمہ: بے شک ہم نے ہی ذکر (یعنی قرآن پاک) کو نازل کیا اور بےشک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"۔ محمد رسول اللہؐ چونکہ آخری نبی ہیں آپ پر جو کتاب (قرآن پاک) نازل ہوئی وہ بھی واحد محفوظ الہامی آخری کتاب ہے جو ہر لحاظ سے مکمل اور جامع ہے۔ قرآن کا ادب اسلامی شعائر کا جز ہے اور ان شعائر کا تعلق چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے اس لئے ان کا ادب اور احترام امت کے لئے واجب التعظیم ہے جیسے مسجد میں جنابت کی حالت میں جانا منع ہے۔ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے پیشاب کرنا خلاف ادب ہے۔ قرآن مجید کو بغیر طہارت ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

امام غزالی اپنی شہرہ آفاق تصنیف " کیمیائے سعادت "(صفحہ نمبر ۲۵۸) میں لکھتے ہیں کہ جاننا چاہئیے کہ قرآن کی تلاوت تمام عبادات میں سے افضل ترین درجہ رکھتی ہے اور رسول اللہ نے فرمایا " میری امت کی افضل ترین عبادت قرآن پڑھنا ہے " قرآن کی تلاوت کے کچھ ظاہری اور کچھ باطنی آداب ہیں تلاوت کے دوران درج ذیل آداب کا خیال رکھنا چاہئیے۔

۱۔ طہارت و پاکیزگی اور قبلہ رخ ہونا :- اول یہ کہ تلاوت قرآن مجید کرنے سے قبل وضو طہارت کرے۔ بغیر وضو قرآن کو چھونے سے پرہیز کرے اور عجز وانکساری سے قبلہ رو ہوکر ہر دو زانوں اس طرح بیٹھے جیسا کہ نماز میں بیٹھتے ہیں۔ گردن جھکا کر نہایت سکون وتوجہ کے ساتھ پاک صاف جگہ پر حضوری قلب کے ساتھ پوری یکسوئی سے تلاوت کریں۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہوکر قرآن پڑھتا ہے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو فی حرف پچاس نیکیاں اور اگر نماز کے بعد طہارت کے ساتھ تلاوت کرے تو فی حرف پچیس نیکیاں اس کے حساب میں لکھ دی جاتی ہیں اور اگر بغیر وضو کے تلاوت کرے تو دس نیکیوں سے زیادہ نہیں لکھتے اور رات کو نماز میں پڑھا جائے اس کو فضیلت زیادہ ہوتی ہے کیوں کہ اس وقت دل ودماغ دنیاوی مشاغل امور ومعاملات سے فارغ ہوتا ہے

۲۔ تعوذ وتسمیہ :- تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ وتسمیہ پڑھ لینا چاہئیے۔ (یعنی اعوذباللّٰه من الشطین الرجیم اور بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ، سورۃ النحل آیت ۹۸ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: " فاذا قرات القرآن فاستعذ باللّٰه من الشطین الرجیم (تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے)۔

۳۔ خوش الحانی:- قرآن مجید کو خوش الحانی سے پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئیے کیونکہ یہ سنت رسولؐ ہے کہ قرآن کو اچھی آواز سے پڑھا جائے لیکن قرآن کے کلمات وحروف کو گانے کی طرز پر ترنم کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے۔ حضوراکرمؐ کا ارشاد ہے کہ " قرآن کو خوش آوازی سے آراستہ کرو" اور جب حضوراکرمؐ نے حضرت ابوحذیفہؓ کو بہ آواز خوش قرآن پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ " شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے میری امت میں اس قسم کے لوگ پیدا کئے ہیں "۔

۴۔ تجوید وترتیل:- ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ " ورتل القرآن ترتیلا " (یعنی قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں)۔ حروف کو نمایاں واضح، صاف صاف کرکے عمدہ طریقے سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کو ترتیل کہتے ہیں۔ جامع ترمذی میں ہے کہ رسول اکرمؐ کی قرات ایسے ہوتی تھی کہ آپؐ کا ایک ایک لفظ واضح اور جدا ہوتا تھا۔ ایک دوسری حدیث میں آپؐ کا ارشاد ہے "قرآن پڑھنے والے سے قیامت کے روز کہا جائے گا۔ جس ٹھہراؤ اور خوش الحانی کے ساتھ تم دنیا میں بنا سنوار کر قرآن پڑھا کرتے تھے اس طرح قرآن پڑھو اور ہر آیات کے صلہ میں ایک درجہ بلند ہوتے جاؤ تمھارا ٹھکانہ تمھاری تلاوت کی آخری آیت کے قریب ہے۔ (ترمذی)۔ حضرت عائشہؓ اگر کسی کو قرآن مجید جلدی پڑھتا ہوا دیکھتی تھیں تو فرماتی تھیں کہ یہ شخص نہ تو خاموش ہے اور نہ قرآن پڑھتا ہے۔ لہذا تجوید وترتیل کو ملحوظ رکھتے ہوئے آھستہ آھستہ قرآن کی تلاوت کرنی چاہئیے۔

۵۔ جھرواخفاء:- قرآن کی تلاوت درمیانی آواز میں کی جائے اللہ کی ہدایت بھی یہی ہے " اور اپنی نماز میں نہ تو زیادہ زور سے پڑھے اور نہ ہی **بالکل دھیمے دھیمے** ، دونوں کے درمیان کا طریقہ اختیار کیجئیے۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ تلاوت زیادہ اونچی آواز سے نہ کی جائے تاکہ کام کاج میں مصروف لوگ Distrub نہ ہوں بہتر یہی ہے کہ قرآن بلند آواز سے نہ پڑھا جائے بلکہ آھستہ آواز سے پڑھا جائے تاکہ سننے والے پر واجب نہ ہو اور اس کی بے ادبی کا سبب نہ بنے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ " حضورؐ نے مسجد میں اونچی آواز سے تلاوت کرنے والوں کو سختی سے ممانعت فرمائی ہے اور فرمایا کہ دوسروں کو ھرگز ایذا نہ پہنچاؤ"۔

۶۔ قرآن دیکھ کر پڑھنا زیادہ افضل ہے یا کہ زبانی:- قرآن کا دیکھ کر پڑھنا باجماعِ اُمت زبانی پڑھنے سے زیادہ اجروثواب رکھتا ہے اس لئے کہ الفاظ قرآن کو دیکھنا بھی ثواب ہے۔ بیھقی نی شعب الایمان میں ہے کہ قرآن کا زبانی پڑھنا ھزار درجہ ثواب رکھتا ہے اور دیکھ کر پڑھنا دو ھزار تک بڑھ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ باوجود حافظ قرآن ہونے کے دیکھ کر تلاوت کیا کرتے تھے اور اکثر صحابہ کرامؓ کا یہی معمول تھا۔

۷ ۔ فہم و تدبر :- حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس تلاوت سے کیا فائدہ جس سے سمجھنے سے واسطہ نہ ہو قرآن مجید کا حق یہ بھی ہے کہ اسے سمجھا جائے اور غور وفکر کیا جائے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(کتاب انزلناہ الیک مبارک لیدبروا آیاتہ ۔ (سورۃ ص آیت نمبر ۲۹) ۔ " یہ کتاب ہے جیسے ہم نے آپ پر اتارہ بابرکت کتاب ہے تاکہ لوگ اس کی آیات پر تدبر کریں ۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں " القارعہ" اور " القدر" جیسی چھوٹی چھوٹی سورتوں کو سوچ سمجھ کر پڑھنا اس سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں کہ بقرہ اور آل عمران جیسی بڑی صورتیں فرفر پڑھ جاؤں اور کچھ نہ سمجھوں"۔ بہرحال قرآن مجید کی تلاوت خواہ معنی سمجھ کر یا بغیر سمجھے کی جائے ہرحال میں ثواب ہے ۔

۸ ۔ حضور قلب :- کتاب اللہ کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے نہایت ہی عجز وانکساری حضور قلب اور پوری یکسوی ودھیان سے قرآن پاک کی تلاوت کریں اور یہ تصور کریں کہ اللہ وحدہ لاشریک جو سمیع وبصیر ہے اس کا پاک بابرکت کلام تلاوت کررہا ہوں اور حتی الوسع قلب کو گندے، حیوانی ، باطنی افکارو خیالات ، برے جذبات و احساسات سے پاک کریں ۔

۹ ۔ طلب ہدایت اور حسن عمل نیت :- قرآن واحد الہامی کتاب ہے جو بنی نوع انسان کو زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی ورھبری فراہم کرتا ہے ۔ قرآن کی تلاوت طلب ہدایت کے لئے کریں چونکہ یہ مکمل ضابطہ حیات اور دستورالعمل ہے لہذا اس کی ہدایت اور احکام کے مطابق اپنی زندگی کوڈھالیئے ۔ اور نیت صرف رضائے الہیٰ کا حصول ہو ۔

۱۰ ۔ رونے کی کوشش کریں :- رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ قرآن پڑھیں اور روئیں یہاں تک کہ اگر آنسو خود بخود جاری نہ ہوں تو کوشش کے ساتھ آنسو بہانے چاہئیے ۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ قرآن غم کے لئے نازل ہوا ہے پس جب پڑھو تو اپنے آپ کو غمگین بناؤ اور یاد رکھو کہ جو شخص بوقت تلاوت قرآن کے وعدو عہد اور احکام میں غور کرتا ہے اور اپنی عاجزی وانکساری و بے چارگی پر نظر ڈالتا ہے تو لامحالہ اسے غمگین ہونا ہی پڑھتا ہے اگر غفلت نے اسے بالکل مغلوب نہ کر رکھا ہو"

۱۱ ۔ اعراب ورموز واوقاف :- قرآن کی صحیح تلاوت کے لئے رموزواوقاف کا جاننا ازبس ضروری ہے کہ کہاں رک جانا ہے اور کہاں نہیں رکنا ۔ اس طرح اعراب زیروزبر پیش کی احتیاط بھی ضروری ہے ورنہ معنی بدل جانے کا خدشہ ہوتا ہے ۔

۱۲ ۔ آیات رحمت پر دعا اور آیت غذاب پر استغفار :- تلاوت کے دوران قرآن کی آیات سے اثر لیں رسول اللہ جب کسی ایت عذاب پر پہنچتے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے اور جب کسی آیت رحمت پر پہنچتے تو اللہ سے رحمت کے طالب ہوتے ۔ جب جنت کی نعمتوں کا تذکرہ پڑھیں تو

خوش ہوں اور دوزخ کے عذاب عظیم کا ذکر ہوتو بدن کانپے لگے ، آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ۔ جب آیات بشارت تلاوت کریں تو خوش ہوں اور رب کریم کا شکر بجا لائیں اور جب آیات غیض وغضب پڑھے تو کانپ اٹھے اور اللہ کی پناہ مانگیں ۔

۱۳ ۔ مقدار وقت تلاوت :- قرآن کی تلاوت کو روزانہ معمول بنائیں اور جب بھی تلاوت کے لئے وقت اور موقع ملے اس کا مطالعہ کریں ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : " یتلون آیات اللہ اناء اللیل "

ترجمہ :- جو اللہ کی آیات کی تلاوت راتوں کے وقت کرتے ہیں صبح کا وقت تلاوت کیلئے خصوصی طور پر زیادہ بابرکت ہے ۔ قرآن میں ہے : " ان القرآن الفجر کان مشھودا " (بے شک صبح کی تلاوت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں) ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول کریمؐ تین راتوں سے کم مدت میں قرآن کے ختم کرنے کو پسند نہیں فرماتے تھے ۔ امام سیوطی کے بقول جمہور علماء نے تین دن سے کم ختم قرآن کو مکروہ کہا ہے۔ صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص سے فرمایا کہ تم ایک ماہ میں قرآن ختم کیا کرو ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ میں اس سے زیادہ قوت ہے۔آپ نے ارشاد فرمایا تودس دن میں ختم کرلیا کرو ۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے بھی زیادہ قوت ہے آپ نے فرمایا تو پھر سات دن میں ختم کرلیا کرو ۔ صحابہ کرام ، تابعین اور محدثین عظام علماء کرام کا یہی معمول رہا ہے کہ وہ سات دن میں قرآن ختم کیا کرتے تھےاور یہی افضل ہے ۔

۱۴ ۔ سجدہ تلاوت :- تلاوت کا ایک ادب یہ ہے کہ جب آیات سجدہ آئے تو پہلے تکبیر (اللہ اکبر) کہے اور پھر سجدہ میں جائے اور دوسری تکبیر سجدے سے سراٹھائے ہوئے کہے سجدہ تلاوت میں نہ تشہد و سلام ہے بلکہ صرف تکبیر اور سجدہ ہے ۔

۱۵ ۔ دوران تلاوت بات چیت کرنا :- قرآن کی تلاوت کے دوران حتی الوسیع گفتگو سے اجتناب کرنا چاہئیے کہ یہ آداب کے خلاف ہے اگر دوران تلاوت میں کوئی ضروری بات چیت کرنی پڑجائے تو قرآن پاک بند کرلیں اور گفتگو کرنے کے بعد دوبارہ تعوذ و تسمیہ پڑھکر تلاوت شروع کریں ۔

۱۶ ۔ تین حالتوں میں قرآن کی تلاوت نہیں کرنی چاہئیے :- ایک پیشاب وپاخانہ کرتے وقت ، دوسرا غسل کرتے وقت ، تیسرا جہاں شوروغل اور موسیقی وغیرہ کی آواز آرہی ہو تاکہ قرآن کی آواز پر غیرقرآنی آواز غالب نہ آجائے ۔

۱۷ ۔ تلاوت کے بعد دعا فرمائیے :- قرآن کی تلاوت کے آخر مین یہ کلمات پڑھے : " صدق اللہ لعظیم وصدق الرسول الکریم ونحن علی ذلک من الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین " اور پھر تلاوت کے بعد اول وآخر درود شریف پڑھ کر دعافرمائیے ۔